اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کی سیاسی تبدیلی کے بعد سیکولر اور لبرل فکر و نظر رکھنے والے طبقوں نے کچھ زیادہ بلند آہنگی سے وہ کچھ کہنا شروع کر دیا ہے جو پہلے دبی زبان میں محدود حلقوں میں کہا جاتا تھا۔ اس بلند آہنگی کا سبب موجودہ سیاسی ''انتظام و انصرام'' میں بعض حضرات کا سیکولرزم کی جانب واضح جھکاؤ ہے۔ وطن عزیز میں جداگانہ طرزِ انتخاب بھی اس حوالے سے ایک بار پھر موضوع بحث بنا ہے۔ اس طریقۂ انتخاب کے پیچھے مسلم اور غیر مسلم آبادی کے درمیان کوئی امتیازی سوچ کارفرما نہیں، بلکہ وطن عزیز کی نظریاتی اساس کے حوالے سے عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ غیر مسلم آبادی کے نمائندے اپنی برادری کے سامنے جواب دہ ہوں، اور وہ ان کے مسائل و معاملات پر بہتر طور پر قانون سازی میں تعاون کر سکیں۔ مخلوط انتخاب کی صورت میں، شاید پنجاب کے اکا دکا پارلیمانی حلقوں میں غیر مسلم آبادی، مسلمانوں کی قیادت میں سرگرم سیاسی جماعتوں میں سے کسی ایک کو کامیاب بنانے میں ''پاسنگ'' کا کردار تو ادا کر سکتی ہے، مگر غیر مسلم آبادی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ عامۃ المسلمین کے ووٹوں سے کسی ''غیر مسلم'' کو پارلیمنٹ تک پہنچا سکے۔ غیر مسلم آبادی کے سیاسی کارکن اس حقیقت سے آگاہ ہیں، اور اسی لیے انہوں نے جداگانہ طریقۂ انتخاب کے حق میں نہ صرف آواز بلند کی تھی، بلکہ اس کے تحت بار بار انتخابات میں حصہ لیا ہے۔ غیر مسلم سیاسی کارکنوں کے برعکس کچھ وہ لوگ بھی ہیں جنہیں یہ بات گوارا نہیں کہ پاکستان کی پہچان ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کی ہو، وہ اسے سیکولر ملک کی صورت میں دیکھنے کے خواہش مند ہیں، چنانچہ وہ اس حوالے سے جداگانہ طریقۂ انتخاب کے ساتھ ہر اس اقدام کی مخالفت کرتے رہتے ہیں جس سے وطن عزیز کی دینی شناخت ابھرتی دکھائی دیتی ہے۔

پنجاب کے وزیر قانون واقلیتی امور جناب خالد رانجھا نے جداگانہ طریقۂ انتخابات کے حوالے سے جو کچھ کہا ہے، ایک مسیحی جریدے سے زیرنظر شمارے میں نقل کیا گیا ہے۔ یہ امر از حد خوش آئند ہے کہ وہ مسیحی برادری کی تقریبات میں شرکت کرتے ہیں، اور اپنے ہم وطن مسیحیوں کے قریب ہیں، تاہم وہ مسیحی برادری کو جس طرح اپنے اخلاص کا یقین دلانا چاہتے ہیں، یہ انداز چنداں مناسب نہیں۔ اُنہوں سے کرسمس کی ایک تقریب میں شرکت کی، اور اپنائیت کے اظہار کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں گفتگو کی جو بعض مسیحی دوستوں کو پسند نہیں آئی۔ معروف مسیحی جریدے ''کلام حق'' (گوجرانوالہ) کے مدیر نے اپنے ایک شذرے میں ان کے انداز بیان پر گرفت کرتے ہوئے توجہ دلائی ہے۔ اس شذرے کا ایک حصہ بلاتبصرہ پیش کیا جاتا ہے:

> ۱۱ دسمبر ۱۹۹۹ء: جناب خالد رانجھا صاحب نے آواری ہوٹل لاہور میں کرسمس کی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ چوں کہ ان کا رنگ کالا ہے، اس لیے ان کے دوست احباب ان پر طنز کرتے ہیں کہ کہیں وہ مسیحی تو نہیں؟ ڈاکٹر خالد رانجھا کے الفاظ میں ''یار توں عیسائی تے نہیں،'' چونکہ ہم خود کالے رنگ والے ہیں، لہذا ہمیں نہایت خوشی ہوئی کہ اتنے بڑے قانون دان (کہ یہ ہی ان کی اصل پہچان ہے) بے خبری میں اور اپنے واجبی کالے رنگ کے حوالے سے ''عیسائی'' ہونے کے طنز سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں۔--- ہم ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب کو یہ بات باور کروانا چاہتے ہیں کہ طنز و مزاح نجی محفل میں تو اچھا لگ سکتا ہے۔ مذہبی تقریب کے تقاضے کچھ اور ہوتے ہیں، ان میں سنجیدگی سے شرکت کی جاتی ہے اور شائستگی اور سنجیدگی سے اظہار خیال [کیا جاتا ہے]۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس طنزیہ انداز بیان پر مسیحیوں سے معذرت کریں اور آئندہ کسی مذہبی تقریب کو محفل زعفران سمجھ کر لطیفہ گوئی سے پرہیز کریں، شکریہ۔

ماہنامہ ''کلامِ حق'' کے مدیر کا مشورہ قابلِ توجہ ہے، اور اس کے ساتھ یہ درخواست بھی چنداں بے جا نہیں کہ پارلیمنٹ کے تعطل کی صورت میں جداگانہ طرزِ انتخاب جیسے دستوری مسائل کو نہ چھیڑا جائے، اور سیاسی انتخابی عمل کی بحالی تک انتظار کرلیا جائے۔

---

* ایک اہم اعلان

''عالمِ اسلام اور عیسائیت'' کے اکثر قارئین جانتے ہیں کہ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز- اسلام آباد کی جانب سے ایک دوسرا سہ ماہی مجلّہ ''مغرب اور اسلام'' اپریل ۱۹۹۷ء سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ ''عالمِ اسلام اور عیسائیت'' کے مقاصد میں مطالعہ مسیحیت، مسلم ممالک میں مسلم-مسیحی روابط اور ضمناً استشراق کا مطالعہ و جائزہ شامل تھا۔ ''مغرب اور اسلام'' کے پیشِ نظر اسلام اور مسلم دُنیا کے بارے میں مغربی اہل فکر و دانش اور علمی و تحقیقی اداروں کے کام اور غور و فکر سے آگاہی حاصل کرنا ہے۔ دونوں مجلّوں کے دائرہ کار کے فرق کے باوجود بعض پہلو مشترک بھی ہیں۔ دونوں مغرب کے اہل علم و دانش، جن میں مسیحی مناد بھی شامل ہیں، کے بدلتے رجحانات اور سرگرمیوں سے اپنے قارئین کو آگاہ رکھنا چاہتے ہیں، اس لیے باہمی مشاورت اور غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ ''عالمِ اسلام اور عیسائیت'' کی دلچسپیوں ___ مسلم-مسیحی روابط اور مطالعۂ استشراق وغیرہ ___ کو ''مغرب اور اسلام'' میں نسبتاً ذرا زیادہ نمائندگی دے دی جائے، اور ''عالمِ اسلام اور عیسائیت'' کی اشاعت روک دی جائے۔ اس فیصلے کی روشنی میں ''عالمِ اسلام اور عیسائیت'' کا اگلا شمارہ بابت اپریل- جون ۲۰۰۰ء آخری شمارہ ہوگا جو اس کی دس سالہ مجلدات کے اشاریے پر مشتمل ہوگا۔

اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۹ء کے شمارے میں ہم نے اعلان کیا تھا کہ فروری- مارچ ۱۹۹۷ء کا جو شمارہ